مختصر احوال و مناقب

حضرت خواجہ محمد ابوالفیض

معین الدین محمد

بعرف

غلام معین الدین خان صاحب نظامی
محمودی سلیمانی تونسوی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ناشر معینیہ نظامیہ محمودیہ اکادمی تونسہ شریف

Scanned with CamScanner

انتساب

حضرت صاحبزادہ خواجہ غلام نظام الدین خان صاحب
معینی نظامی محمودی سلیمانی تونسوی مدظلہ العالی

و

حضرت صاحبزادہ خواجہ غلام اللہ بخش خان صاحب معینی نظامی
محمودی سلیمانی تونسوی مدظلہ العالی

کے نام

الٰہی تا بہ ابد آستانِ یار رہے
یہ آسرا ہے غریبوں کا برقرار رہے

محمد رمضان معینی تونسوی

Scanned with CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت خواجہ محمد ابوالفیض معین الدین محمد بعرف غلام معین الدین خان صاحب نظامی محمودی سلیمانی۔

تحریر: عبید اللہ خان نظامی محمودی تونسوی

نام:

آپ کا نام حضرت خواجہ محمد ابوالفیض معین الدین محمد بعرف حضرت خواجہ غلام معین الدین خان صاحب نظامی محمودی سلیمانی ہے

ولادت باسعادت:

حضرت خواجہ محمد ابوالفیض معین الدین محمد بعرف حضرت خواجہ غلام معین الدین خان صاحب نظامی محمودی سلیمانی تونسوی بروز اتوار سولہ شعبان المعظم ۱۳۵۸ھ بعد دوپہر بوقت دو بجکر سترہ منٹ پر یکم اکتوبر ۱۹۳۹ء کو مطابق پندرہ اسوج ۱۹۹۶ بکرمی کو تونسہ مقدس میں متولد ہوئے آپ کو اپنے والد ماجد قبلہ حضرت خواجہ غلام نظام الدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ خان صاحب کہہ کر پکارتے آپ سلسلہ اولاد میں تیسرے نمبر پر تھے۔ آپ کے بڑے بھائی حضرت خواجہ غلام فخر الدین رحمتہ اللہ علیہ تھے جو درگاہ محمودیہ نظامیہ کے سجادہ نشین تھے۔ آپ کی پیدائش پر تونسہ

Scanned with CamScanner

شریف میں کئی ماہ تک جشن منایا گیا دور دراز سے عقیدت مند مرید ٹولیوں کی شکل میں مبارک باد دینے کے لئے آتے رہے ہر علاقہ کے لوگ اپنی تہذیب و ثقافت کے لحاظ سے مختلف قسم کے ساز اور رقص پیش کرتے اس جشن کی تقریب میں اہلیان تونسہ شریف نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اس موقع پر حمد باری تعالیٰ نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور محفل سماع کی محفلیں سجائی گئیں اور آپ کے والد سائیں حضرت خواجہ غلام نظام الدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ رات گئے تک اس جشن میں شمولیت فرماتے بزرگ یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ آپ کے بڑے بھائی حضرت خواجہ غلام فخر الدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی پیدائیش پر بھی اسی طرح خوشی کا اظہار کیا گیا تھا اور ملک اور بیرون ملک سے عقیدت مندوں اور مریدوں نے شرکت کی تھی۔

ابتدائی تعلیم:

آپ نے ابتدائی تعلیم مدرسہ محمودیہ سے حاصل کی قرآن مجید فرقان حمید کی تعلیم کے بعد آپ نے دینی کتب جو مدرسہ ھذا کے نصاب میں شامل تھیں ان کی تعلیم کو مکمل کیا اس وقت کے چند علماء کرام مولانا خان محمد صاحب اور مولانا خالق داد صاحب آپ کے اساتذہ میں سے تھے۔ حافظ اللہ بخش صاحب سے آپ نے تعلیم قرآن پاک حاصل کی آپ کو دینی تعلیم

Scanned with CamScanner

حاصل کرنے کا بہت شوق تھا۔ آپ باقاعدگی سے مدرسہ جاتے تھے اور تعلیم میں بھی محنت اور دل جمعی سے کام لیتے تھے آپ اور آپ کے بڑے بھائی حضرت خواجہ غلام فخر الدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ جب اپنے بابا سائیں کی کچہری میں آتے تو والد ماجد ان دونوں کو زانو پر بٹھاتے اور بہت پیار کرتے تھے۔ جب آپ بچپن سے لڑکپن میں پہنچے تو دونوں بھائی بابا سائیں کے دائیں بائیں بیٹھتے تھے۔ اور اس طرح معلوم ہوتا کہ چاند کے ارد گرد ستارے ہیں۔ آپ دونوں بھائی بہت زیادہ مہذب اور بزرگوں کا احترام کرتے تھے۔ کبھی آپ نے عام کھیل کود میں حصہ نہ لیا بلکہ شروع سے ہی دینی تعلیم حاصل کرنے کے علاوہ زیادہ وقت اپنے والد صاحب کی صحبت میں گزارتے تھے آپ کی اور آپ کے بڑے بھائی حضرت خواجہ غلام فخرالدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی شادی اپنے چچا حضرت خواجہ غلام نصیر الدین صاحب کے ہاں ہوئی اور یہ شادی جس شان وشوکت سے منائی گئی اس کی نظیر نہیں ملتی ہزاروں کی تعداد میں آپ کے مریدوں اور عقیدت مندوں نے اس شادی میں شرکت کی اس پروقار تقریب کا لمحہ لمحہ یادگار تھا بارات تونسہ شریف سے قادر پور ملتان گئی اور راستے میں جہاں سے بارات کا گزر ہوتا تو لوگوں کی بہت بڑی تعداد استقبال کرتی صرف یہی نہیں بلکہ لوگ بارات کے ساتھ سفر کرتے شادی کا

Scanned with CamScanner

جشن کئی روز تک جاری رہا یوں تو اس تقریب سعید کا ہر لمحہ پروقار تھا مگر اس شادی میں کچھ باتیں ایسی منفرد تھیں جو بعد میں کہیں نہیں دیکھی گئیں ایک تو اس شادی کا کوئی کارڈ اور بلاوا نہیں بھیجا گیا تھا۔ دوسری بات یہ کہ ہزاروں کی تعداد میں شریک لوگوں کے علاوہ پورے شہر تونسہ شریف میں تین دن تک مختلف قسم کے انواع و اقسام کا کھانا بھیجا جاتا رہا ان باتوں سے آپ اس پروقار تقریب کی شان وشوکت کا اندازہ کر سکتے ہیں۔

آپ نے اپنے والد ماجد حضرت خواجہ غلام نظام الدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے وصال کے بعد نہ صرف ان کے طور طریقے اور روایات کو بحال رکھا بلکہ ان پر پورا پورا عمل بھی کیا آپ کے بڑے بھائی حضرت خواجہ غلام فخر الدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ سجادہ نشینی کی مسند پر فائز ہوئے اور دربار محمودیہ مدرسہ محمودیہ اور لنگر خانے کا انتظام واہتمام احسن طریقے سے کرتے رہے۔ آپ کے حصہ میں موجود جگہ اور میلاد بنگلا (شیش محل) آئے آپ نے بھی اپنے تئیں حتی الوسع کوشش کی اور لوگوں کو اسلام کے احکامات کے مطابق زندگی بسر کرنے کا درس دیتے رہے۔ آپ باقاعدگی سے محفل (کچہری) میں تشریف فرماتے۔ جس میں آپ لوگوں سے ملاقات فرماتے اس مقصد کے لئے ایک ہی کمرہ مخصوص ہوتا تھا جس میں تمام لوگ بلا تفریق مذہب و مرتبہ آپ سے فیض یاب ہوتے۔ آپ اس

Scanned with CamScanner

دوران ذکر اللہ کرتے احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بیان فرماتے اور موقع و محل وقوع کی مناسبت سے اولیاء کرام بزرگانِ دین اور اور اپنے آباؤ اجداد کے قول و فعل بیان فرما کر لوگوں کو اسلام کے مسائل سمجھاتے آپ کی محفل میں گھنٹوں بیٹھ کر بھی وقت کا احساس نہیں ہوتا تھا اگر کسی نے کوئی خاص بات یا مشورہ کرنا ہوتا تو آپ ان سے علیحدگی میں بات کرتے اس مقصد کے لئے ہال کمرے کے ساتھ ایک چھوٹا کمرہ اسی مقصد کے لئے موجود ہے آپ کو لاتعداد خطوط موصول ہوتے آپ باقاعدگی سے ڈاک کو دیکھتے اور ہر خط کو پڑھتے اور جواب مرحمت فرماتے آپ گرمیوں میں حوض والے بنگلہ میں اور سردیوں میں گرم کمرہ میں مجلس فرماتے۔ اور بعض اوقات آپ میلاد بنگلہ (شیش محل) میں تشریف فرما ہوتے اب میں ان مقامات کے متعلق بتانا چاہوں گا جن کا ذکر میں متذکرہ بالا سطور میں کر چکا ہوں۔

حوض والا بنگلہ:

حوض والا بنگلہ اس لئے نام رکھا گیا ہے کہ اس کے ساتھ ایک کمرے میں حوض واقع ہے جس میں اس وقت اس کے ساتھ واقع کنویں سے پانی آتا تھا۔ آپ گرمیوں میں اکثر یہاں پر تشریف فرما ہوتے یہ بنگلہ گرمیوں میں بہت ٹھنڈا ہوتا ہے آپ گرمیوں میں حوض میں غسل بھی فرماتے

Scanned with CamScanner

گرم کمرہ میں آپ سردیوں میں تشریف فرماتے اور یہ کمرہ بہت گرم ہوتا۔ آپ کی مجلس (کچہری) کے اوقات صبح سے دوپہر اور شام سے رات گئے تک تھے۔ اور دونوں مجلسوں میں آپ چائے ضرور نوش فرماتے اور جتنے بھی حاضرین ہوتے انہیں بھی چائے پیش کی جاتی آپ سبز چائے کا زیادہ استعمال فرماتے تھے اب کچہری (مجلس) کی حیران کن بات بیان کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ اہل مجلس کو جب چائے پیش کی جاتی تو جب تک چائے پینے والا پیالی کو الٹا نہ رکھتا تو آپ کا خادم اس میں چائے ڈالتا رہتا۔ یہ سلسلہ آپ کے بزرگوں سے شروع ہوا۔ اور آج تک جاری ہے شیش محل (میلاد بنگلا) چار منزلوں پر مشتمل ہے۔ اس کے اوپر ایک اور چھت تھی جو لوہے کی چادر کی بنی ہوئی تھی جو ہوا کی وجہ سے اڑ گئی تھی۔ سینکڑوں کمروں پر مشتمل ہے۔ چوتھی منزل کے لئے لکڑی کی ایک بڑی سیڑھی استعمال ہوتی تھی۔ مگر آپ نے سطح زمین سے اوپر تک پختہ سیڑھی تعمیر کرائی شیش محل کی تعمیر کو دیکھ کر ماہر تعمیر ششدر رہ جاتے ہیں اتنی بڑی اور بلند عمارت میں کہیں لوہا اور سریا استعمال نہیں ہوا اور نہ ہی سیمنٹ استعمال ہوئی ہے بلکہ لنٹر کی جگہ لکڑی سے کام لیا گیا ہے۔ اور اس عمارت میں شیشے کا ایسا کام کیا گیا ہے کہ عقل حیران رہ جاتی ہے۔ اور اس وقت کے کاریگروں کی محنت کو داد دیے بغیر رہا نہیں جا سکتا

اس عمارت کی تعمیر میں آپ کے بزرگوں کا ذوق اور جذبہ بھی نمایاں نظر آتا ہے جنہوں نے بہت زیادہ رقم سے یہ عالی شان عمارت تعمیر کروائی اس عمارت کو اس حال میں برقرار رکھنا بھی ایک بڑا کارنامہ ہے۔ اور یہ کام آپ نے بخوبی انجام دیا آپ نے اپنے بزرگوں کی عطا کردہ عالی شان عمارتوں اور نوادرات کی خصوصی طور پر حفاظت کی اور ان کی مسلسل دیکھ بھال جاری رکھی۔ کمروں کی آرائش میں آپ بذات خود دلچسپی رکھتے تھے اور اس آرائش وزیبائش کو دیکھ کر آپ کی نفاست طبع اور ذوق کمال کا اندازہ ہوتا ہے۔ جس کنویں کا میں نے اوپر ذکر کیا تھا اس کا پانی آپ کے گھر سراؤں باغ اور لنگر خانے تک جاتا تھا اور یہ زمین دوز پختہ نالیوں سے جاتا تھا۔ آج جب کہ بلدیہ کی طرف سے پانی مہیا کیا جاتا ہے۔ مگر وہ نظام اگر ضرورت پڑے تو اب بھی کار آمد ہے۔ اور سینکڑوں سال گزر جانے بعد کبھی کوئی نالی بند پa بیں ہے۔ حالانکہ لوہے کہ پائپ بھی زیادہ دیر پا نہیں رہتے اور بہت جلدی پھٹ جاتے ہیں۔

آپ اخلاق حمیدہ کے مالک تھے اور بہت زیادہ مہمان نواز تھے۔ آپ کے خدام اتنے تجربہ کار اور عقل مند تھے کہ جب کوئی مہمان آتا تو آپ کی ہدایت کے بغیر ان کی رہائش اور طعام کا اعلیٰ بندوبست ہو جاتا آپ نے معتمد خاص اور اپنے بزرگانِ دین کے لئے رہائش کے طور پر مقامات

Scanned with CamScanner

مخصوص کر رکھے تھے وہ جب بھی تشریف لاتے تو وہیں قیام کرتے آپ کی محفل میں دور دراز کے عقیدت مندوں کے علاوہ تونسہ شریف کے لوگ بھی آپ کی تعلیمات سے فیض یاب ہوتے۔ جن میں دینی اور ادبی شخصیات شامل ہوتیں آپ کی تونسہ شریف میں موجودگی کو ظاہر کرنے کے لئے شیش محل پر ایک بڑا بلب اور جھنڈا لگا دیا گیا تھا جب وہ بلب روشن ہوتا تو آپ کے عقیدت مند اور آپ سے محبت کرنے والے آپ کی موجودگی کو محسوس کر لیتے اور آپ کی خدمت میں حاضری کے لئے پیش ہوتے متذکرہ بالا سطور میں بلب کا روشن ہونا آپ نے چند ضعیف عقیدت مندوں کی مجبوریوں کو مد نظر رکھتے ہوئے بندوبست کرایا تھا تا کہ انہیں تکلیف نہ ہو اس بات سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ آپ کتنے ہمدرد اور انسان دوست تھے آپ کو اپنے بہی خواہوں کی ذرا سی تکلیف بھی برداشت نہیں ہوتی تھی۔

آپ کو تعمیرات کا بہت شوق تھا آپ نے متعدد تعمیرات کرائیں ان میں سے سب سے زیادہ آپ نے جس مکان کی تعمیر میں ذاتی دلچسپی لی اور نگرانی کی وہ محمودیہ عید گاہ ہے اتنی وسیع عید گاہ کو تعمیر کرانا آپ کا بہت پرانا خواب تھا۔ اور یہ شہر تونسہ شریف کی پہلی عید گاہ ہے۔ آپ عید کی نماز اسی عید گاہ میں ادا فرماتے تھے آپ نے افغان

Scanned with CamScanner

مہاجرین کی آمد پر سب سے پہلے مرحوم صدر ضیاء الحق سے ملاقات کی اور انہیں ایک خطیر رقم بے گھر مہاجرین کی آباد کاری کے لئے عنایت فرمائی آپ کے عقیدت مند بہت بڑی تعداد میں اعلیٰ مناصب پر فائز ہیں۔ آپ سیاست سے زیادہ دلچسپی نہیں رکھتے تھے آپ نے ایک دفعہ قومی اسمبلی کا الیکشن لڑا وہ یادگار انتخابی معرکہ تھا اور جتنا جوش و جذبہ آپ کی الیکشن مہم میں تھا بیان سے باہر ہے آپ نے شاندار کامیابی سے الیکشن جیتا اور اتنی واضح برتری کسی اور حلقہ میں کسی کو حاصل نہ ہوئی نماز عصر کے بعد آپ درگاہ محمودیہ پر تشریف فرما ہوتے اور محفل سماع ہوتی اور پھر مغرب کی نماز کے لئے آپ یہیں سے چلے جاتے آپ اپنے بزرگوں کے عرس خاص اہتمام سے مناتے اور محافل سماع منعقد ہوتیں جن میں ملک بھر سے نامور علماء کرام نعت خواں اور قوال حضرات شرکت کرتے عرس کے موقع پر لنگر بھی باقاعدگی سے تقسیم ہوتا عرس کے ایام جو عموماً تین دن ہوتے ہیں جس میں لوگوں کی رہائش اور طعام کا خاص طور پر اعلیٰ بندو بست کیا جاتا ہے آپ خود فرداً فرداً ہر مرید کیلئے ان باتوں کا حکم دیتے تاکہ عقیدت مندوں کو کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے ان دنوں میں آپ روز شب بہت مصروف رہتے اور انتظامات کا خود جائزہ لیتے تھے۔

Scanned with CamScanner

آپ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محافل منعقد کراتے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور نذرانہ عقیدت پیش کرنے کے لئے جید علماء کرام اور نعت خواں حمد باری تعالیٰ جل جلالہ اور حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات زندگی بیان کرتے آپ ان محافل ہیں باقاعدگی سے شرکت فرماتے اور ذکر حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ آبدیدہ ہو جاتے آپ کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک سے خاص لگاؤ تھا۔

آپ اکثر تنہائی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں مدح سرائی کرتے اور بارہ ربیع الاول کو نماز ظہر کے بعد مسجد عالیہ محمودیہ سے ایک شاندار جلوس نکالا جاتا جو شہر کے مختلف حصوں سے گزرتا ہوا مغرب کو واپس مسجد عالیہ محمودیہ پر اختتام پذیر ہوتا آپ جلوس کے راستے ورد اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک پر درور بھیجتے رہتے اس موقع پر علماء کرام کا خطاب ہوتا اور نعت خواں حضرات کی ٹولیاں سرور دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور ہدیہ نعت پیش کرتیں راستے میں لوگ اس جلوس کے ساتھ ساتھ چلتے رہتے اس طرح یہ پر نور تقریب ہر سال منعقد کرائی جاتی ہے اور یہ سلسلہ سینکڑوں سال پرانا ہے۔

آپ کے مریدوں اور عقیدت مندوں کی تعداد لاکھوں میں ہے جو برصغیر پاک وہند کے علاوہ دنیا کے کونے کونے میں پائے جاتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

اور آپ کا اپنے عقیدت مندوں سے رابطہ کبھی بھی منقطع نہیں ہوتا تھا آپ اکثر اپنے مریدوں اور عقیدت مندوں کی دعوت پر دورے فرماتے تھے آپ افغانستان اور ہندوستان بھی تشریف لے جاتے تھے جہاں پر لوگ دیوانہ وار آپ کا استقبال کرتے۔ آپ کو اعلیٰ قسم کے جانور اور پرندوں کا بہت شوق تھا۔ آپ کے اصطبل میں اعلیٰ نسل کے گھوڑے تھے۔ آپ باقاعدگی سے گھڑ سواری کرتے اور آپ کے ہاں انمول قسم کی بگھیاں موجود تھیں جن پر بیک وقت چار گھوڑے لگائے جاتے تھے آپ کا معمول تھا کہ عید گاہ میں آپ بگھی پر تشریف لے جاتے اس کے علاوہ آپ شکار کے بھی بہت شوقین تھے اور ملک کے ہر صوبے میں آپ اس غرض سے تشریف لے جاتے آپ کا نشانہ بہت زبردست تھا۔ آپ نے اعلیٰ قسم کے ہرن اور بارہ سنگھے رکھے ہوئے تھے۔ اور شکار کی غرض سے باز بھی آپ کے ہاں موجود ہوتے تھے آپ شکار بڑے اہتمام کے ساتھ کھیلتے تھے۔ آپ کو نیزہ بازی کا بہت شوق تھا اس مقصد کے لئے آپ اکثر نیزہ بازی کے مقابلے کراتے جس میں آپ کے شاہسوار حصہ لیتے اور نمایاں پوزیشن حاصل کرتے تھے۔ اب سے کچھ عرصہ پیشتر تونسہ شریف کے گردو نواح میں دیہات کے لئے ذرائع آمدورفت اتنے زیادہ نہیں تھے۔ جس طرح آجکل دیہات تک بھی سڑکیں پہنچ چکی ہیں۔ اور

Scanned with CamScanner

پرائیویٹ ٹرانسپورٹ چلتی ہے۔ اس وقت آپ کے اصطبل کے
گھوڑے لوگ لیتے تھے۔ اور آپ نے حکم دیا ہوا تھا کہ شہر میں کسی کو بھی
ضرورت ہو تو وہ آپ کے گھوڑے لے جا سکتا تھا ان باتوں سے آپ
اندازہ کرسکتے ہیں کہ آپ کو اپنے شہر کے باشندوں کا کتنا خیال رہتا تھا۔
اس کے علاوہ آپ ہر کسی کے خوشی اور غم میں شریک ہوتے تھے اگر
آپ کی عدم موجودگی میں کوئی ایسا واقعہ ہو جاتا تو آپ واپسی پر سب سے
پہلے اس شہری کے گھر تشریف لے جاتے۔

ہر ماہ کی سات تاریخ کو آپ نعت خوانی کی محفل اور ختم شریف
کراتے تھے اور محفل کے اختتام پر سبز چائے تقسیم کی جاتی آپ جہاں بھی
ہوتے آپ کی کوشش ہوتی کہ ساتویں کی محفل میں ضرور شریک ہوں
اور آپ کے عقیدت مند اور مریدوں کی کثیر تعداد کے علاوہ شہر بھر سے
لوگ شرکت کرتے ہیں یہ محفل آپ اپنے والد ماجد گرامی قدر کے ایصال
ثواب کے لئے منعقد کراتے تھے آجکل ان کے فرزند ہر ماہ کی سات اور
بائیس تاریخ کو محافل منعقد کراتے ہیں۔ آپ بہت سخی تھے کبھی سوالی کو
خالی نہیں جانے دیتے تھے حتیٰ کہ بعض اوقات سوال کرنے والا قیمتی
چیزیں بھی طلب کرتا تو فوراً عطا فرما دیتے تھے آپ اکثر اپنے دوست و
احباب کے لئے پر تکلف دعوتوں کا اہتمام فرماتے اور آپ اپنے عقیدت

Scanned with CamScanner

مندوں اور احباب کو تحائف بھی دیتے تھے آپ کو سردیوں میں صحبت
(ثرید) بہت پسند تھی اس کے علاوہ پڑسندہ اور میٹھے چاول آپ کی مرغوب
غذا تھے آپ کے دو فرزند حضرت خواجہ غلام نظام الدین خان صاحب اور
حضرت خواجہ غلام اللہ بخش خان صاحب ہیں جب کہ آپ کے بڑے
بھائی حضرت خواجہ غلام فخر الدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے بھی دو فرزند
ارجمند ہیں حضرت خواجہ محمد نصر المحمود صاحب اور حضرت خواجہ محمد
نظام المحمود صاحب۔ درگاہ عالیہ محمودیہ کے سجادہ نشین آپ کے بڑے
بھتیجے حضرت خواجہ محمد نصر المحمود صاحب ہیں جو کہ آپ کے داماد بھی
ہیں۔ آپ اپنے دونوں بھتیجوں کو بھی اپنی اولاد کی طرح پیار کرتے تھے۔
بلکہ حضرت خواجہ محمد نصر المحمود صاحب کو تو نصر جان کہہ کر مخاطب
ہوتے تھے اور آپ کے دونوں بھتیجے بھی اپنے چچا کی بہت زیادہ عزت
کرتے تھے۔ بلکہ سچی بات تو یہ ہے کہ جب یہ چاروں صاحبزادے اکٹھے
موجود ہوتے تو ان میں تمیز کرنا مشکل ہوتی۔ اور یہ واقعی چار بھائی معلوم
ہوتے۔ آپ نے اپنے چھوٹے فرزند حضرت خواجہ غلام اللہ بخش خان
صاحب کی شادی کی تو دھوم دھام سے منانے کے لئے تمام انتظامات
مکمل کر لئے گئے مگر اس دوران آپکی پھوپھی کے بیٹے خواجہ عطا محمد صاحب
خواجہ حافظ محمد جمال صاحب تونسوی کے چھوٹے بھائی کا انتقال ہو گیا

Scanned with CamScanner

جس کی وجہ سے کچھ تاخیر کے بعد یہ شادی نہایت سادگی سے ہوئی۔
حضرت خواجہ غلام اللہ بخش خان صاحب کو اللہ تعالیٰ (جل جلالہ) نے چاند سا بیٹا دیا جس کا نام محمد فضیل صدیق خان رکھا گیا۔ مگر کچھ عرصہ بعد حضرت خواجہ غلام اللہ بخش خان صاحب کی طبیعت خراب ہونے لگی اور آپ کو علاج کی غرض سے لندن لے جایا گیا آپ زیادہ وقت اپنے فرزند کے پاس لندن رہے اللہ تبارک و تعالیٰ (جل جلالہ) کے فضل سے آپ کے فرزند صحت یاب ہو رہے تھے مگر اس دوران ایک دل سوز سانحہ ہوا کہ آپ کے پوتے محمد فضیل صدیق خان اللہ تعالیٰ (جل جلالہ) کو پیارے ہو گئے اس صدمے سے آپ کو بہت دکھ ہوا کیونکہ آپ کو اپنے پوتے سے بے انتہا پیار تھا۔ آپ کے فرزند لندن سے شفا یاب ہو کر واپس آئے مگر آپ کی طبیعت خراب رہنے لگی آپ کو شوگر کا عارضہ تھا جس سے آپ کے گردے صحیح کام نہیں کر پا رہے تھے آپ بھی لندن تشریف لے گئے وہاں گردہ تبدیل کیا گیا اور آپ واپس آ گئے پھر کچھ عرصہ کے بعد آپ کا پرانا زخم تازہ ہو گیا اور آپ کی طبیعت زیادہ خراب ہو گئی اور آپ کو لاھور لے جایا گیا۔
آپ لباس میں ہر رنگ کو پسند فرماتے تھے مگر سفید رنگ کا لباس بہت زیادہ پسند تھا۔ اور آپ کا لباس سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو مد نظر رکھ

Scanned with CamScanner

کر بنایا جاتا تھا۔ آپ سادہ اور قیمتی دونوں قسم کے کپڑے پہننا پسند فرماتے تھے۔ زیادہ تر آپ پگڑی کرتا اور تہبند زیب تن فرماتے تھے قمیص اور شلوار کا استعمال بھی کرتے موقع کی مناسبت سے آپ لباس پہنتے تھے آپ جب شکار وغیرہ کے لئے جاتے تو مخصوص یونیفارم پہن لیتے جو آپ کو بہت خوبصورت لگتی تھی آپ کاہہ اور لنگی بہت استعمال کرتے تھے اور سنت کے مطابق عصا کا استعمال آپ کا معمول تھا۔ آپ نے چھ مرتبہ حج بیت اللہ شریف کی سعادت حاصل کی اور کئی عمرے کئے آپ نے کئی مرتبہ خانہ خدا اور روضہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضری دی آپ کی خواہش ہوتی کہ سال میں ایک دفعہ ضرور حاضری پر تشریف لے جائیں اگر آپ کسی وجہ سے نہ جا پاتے تو بہت زیادہ محسوس کرتے اور برملا اظہار بھی کرتے آپ کو لاھور میں علاج کی غرض سے لے جایا گیا وہاں پر آپ کی طبیعت دن بدن بگڑتی گئی اور آپ کو دوبارہ لندن لے جانے کی تیاری کی جارہی تھی کہ آپ ۲۲ شوال المکرم ۱۴۱۲ھ بمطابق ۲۶ اپریل ۱۹۹۲ء کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملے انا للہ وانا علیہ راجعون آپ کے جسد مبارک کو تونسہ شریف میں لایا گیا اور دربار محمودیہ میں مدفون ہوئے اللہ تبارک وتعالیٰ (جل جلالہ) آپ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور آپ کی مرقد پر رحمتیں نازل فرمائے آمین ثم آمین۔

Scanned with CamScanner

میں نے آپ کی شخصیت کا مختصر ترین سا جائزہ پیش کیا ہے ورنہ آپ کی عظیم شخصیت کا احاطہ میرے بس میں نہیں اور نہ ہی وہ چند اوراق پر منعکس کیا جا سکتا ہے۔ حضرت خواجہ غلام نظام خان صاحب آپ کے مسند نشین ہیں۔ اور یہ بات ہمارے لئے باعثِ فخر ہے کہ آپ کے دونوں فرزند اپنے والد گرامی کی طرح مہذب اور بزرگان دین کا ادب کرتے ہیں اور تمام ان روایات کو جو آپ کے بابا سائیں نے اپنائیں یا جن کا حکم دیا ان پر سختی سے کاربند ہیں اب بھی اگر آپ تونسہ شریف آپ کے ڈیرہ پر جائیں تو آپ کو کسی قسم کی تغیر یا تبدیلی محسوس نہیں ہو گی مگر جس شخصیت کی کمی محسوس ہو گی وہ آپ کی بلند پایہ ہستی تھی جو اب ہم میں موجود نہیں آپ کے فرزندان بڑی محنت اور لگن سے آپ کے مشن کو آگے بڑھا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس کوشش کو بار آور کرے۔

آپ کے ہاتھ پر لاکھوں لوگ مرید ہوئے اور مرید کرتے وقت آپ فرماتے تھے کہ اگر ہمارا کوئی مرید نماز پنجگانہ اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر کاربند نہیں رہے گا وہ ہمارا مرید نہیں۔

Scanned with CamScanner

فخر المشائخ حضرت خواجہ غلام معین الدین نظامی تونسوی رحمۃ اللہ علیہ

تحریر: ڈاکٹر محمد صدیق خان قادری سیکرٹری جنرل زکریا اکیڈمی ملتان

فخر الماشائخ حضرت خواجہ غلام معین الدین خان تونسوی رحمتہ اللہ علیہ کو مشائخ طریقت میں نمایاں مقام حاصل ہے۔ آپ سلسلہ چشتیہ کے اس خانوادے سے روحانی تعلق رکھتے ہیں۔ جنہوں نے بر صغیر مین ایک عظیم روحانی انقلاب برپا کیا اور لاکھوں گمراہوں کو صراط مستقیم پر گامزن کیا اور اپنے اسلاف کرام کی عظمتوں کے امین تھے ان کی سخاوت علم دوستی اور تقویٰ و پرہیز گاری کے چرچے ایک دنیا کی زبان پر ہیں ان کی یادیں ایک دنیا کے سینوں میں ہیں ان کے لئے ایک دنیا تڑپ رہی ہے۔ ایک دنیا رورہی ہے ایک دنیا غم زدہ ہے ایک دنیا کی دنیا لٹ گئی ہے۔

پیشانی کشادہ، مطلع انوار، آنکھیں روشن، زندہ و بیدار، مسکراتے رخسار، سر کے بال پٹے دار، داڑھی پھیلی ہوئی، شانے چوڑے اور مضبوط مردانہ وار، جسم گھنا، ایک شجر سایہ دار، پر سکون جیسے دامن کوہسار، لباس سے سادگی اور عظمت آشکار، دم گفتگو، دلیل کی گفتار، دم جستجو، فرض کی پکار، مطمع نظر، اسلامی اقدار، تکلفات سے بیزار، بوریے پر دربار، عجیب صاحب اختیار، غلام احمد مختار صلی اللہ علیہ وسلم، ان کی نگاہ میں ہیچ دولت کے انبار،

Scanned with CamScanner

حضرت خواجہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کو حق تعالیٰ نے حسنِ صورت اور حسین سیرت کا مجسمہ بنایا تھا، اور بے پناہ صفات عالیہ سے نوازہ تھا۔ اللہ تعالیٰ (جل جلالہ) نے انہیں علم، عقل اور حلم و سخاوت جیسے صفات عالیہ سے وافر حصہ عطا فرمایا تھا۔ اللہ تعالیٰ (جلا جلالہ) نے ان کمالات و اوصاف کے ساتھ ساتھ انہیں تقویٰ کی نعمت سے بھی مالامال کیا تھا۔

حضرتِ خواجہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے تدبر اور عالی حوصلگی کا اعتراف ہر شخص کرتا ہے آپ درویش صفت انسان تھے جو دین و دنیا کے علوم سے مالامال ہونے کے باوجود حد درجہ انکسار فرماتے تھے۔ ہونٹوں کی مسکراہٹ نوجوانوں میں عزم و ہمت پیدا کرتی تھی۔

حضرت خواجہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ سے میری پہلی ملاقات، مبلغ اسلام حضرت علامہ شاہ محمد عارف اللہ قادری رحمتہ اللہ علیہ کے ہمراہ ہوئی تھی جن کے حضرت خواجہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ سے قلبی روابط تھے انہوں نے شاہ صاحب کو تونسہ شریف اپنے مشائخ طریقت کے سالانہ عرس مدعو فرمایا تھا۔ پھر حضرت خواجہ صاحب سے مدرسہ اسلامیہ عربیہ انوار العلوم ملتان کے سالانہ جلسہ میں کئی بار ان کی زیارت کا شرف حاصل ہوا سالانہ جلسہ میں جب بھی ان کی صدارت کا اعلان کیا جاتا اور آپ کرسی کی بجائے فرش پر بیٹھنا پسند فرماتے

Scanned with CamScanner

ع صدر ہر جا کہ نشیند صدر است

کے مصداق اپنے والد گرامی کی سنت پر عمل کرتے ہوئے فرش پر بیٹھ کر ہی صدارت فرماتے بیت المعین ملتان میں آپ کے ہمراہ میری تصویر، زندگی کا یادگار سرمایہ ہے آپ نے بحیثیت ایم این اے ملک و ملت کے لئے بے مثال خدمات سر انجام دیں ان کا احترام بلاشبہ تمام مشائخ طریقت میں یکساں کیا جاتا تھا۔ آپ کے عقیدت مند بر صغیر پاک وہند کے علاوہ افغانستان، ایران اور وسطی ایشیاء جمہوری ریاستوں میں بھی لاکھوں کی تعداد میں موجود ہیں۔

آپ کی شخصیت پُروقار، آپ کی گفتگو پُراعتماد، لہجہ سلجھا ہوا، باتیں دو ٹوک اور کھری، میں نے انہیں ہر موقع پر مشائخ چشت کی روایتوں کا حامل اوراسلام کا سچا نمائندہ و جانثار پایا ہے ان کی زندگی اسلام کے لئے وقف تھی۔ اور وہ در حقیقت قرون اُولی کے مسلمانوں کی اعلیٰ روایات کے حامل اور امین تھے۔

آپ نے اپنے مشائخ کرام کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے ہر دینی قومی اور ملی تحریک میں بھر پور حصہ لیا، خصوصاً تحریک ختم نبوت اور تحریک نفاذ نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کی خدمات قابل فخر ہیں آپ نے ہمیشہ اہل سنت کی نمائندہ سیاسی تنظیم جمعیت علمائے

Scanned with CamScanner

پاکستان اور مذہبی تنظیم جماعت اہل سنت کی سرپرستی فرمائی اور قائد اہل سنت حضرت علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی سے بھر پور محبت فرماتے تھے۔ موجودہ دور اس امر کا متقاضی ہے کہ حضرت خواجہ غلام معین الدین تونسوی رحمتہ اللہ علیہ جیسے اکابر امت کی سیرت پر صدق دل سے عمل کیا جائے تاکہ ان کی جلائی ہوئی شمع ہمیشہ فروزاں رہے (آمین)

◎

Scanned with CamScanner

ارشادات حضرت خواجہ معین المشائخ تونسوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تحریر: محمد رمضان معینی تونسوی

(۱) علماء حق کا غلام ہوں علماء کے نزدیک اسلام کے پانچ رکن ہیں

(۲) غائبانہ نماز جنازہ جائز نہیں ہے

(۳) سفر کی موت شہادت کی موت ہے لیکن لواحقین کے لیے پریشانی ہے

(۴) نعرہ رسالت کے جواب میں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہنا جائز ہے

(۵) جہاں چالیس مسلمان اکھٹے ہو کر دعاء مانگیں تو ان کی دعا قبول ہوتی ہے

(۶) جمعہ کے دن چار رکعت احتیاط ظہر ادا کیا کریں

(۷) ہر نماز کے بعد ایک تسبیح درود شریف اللھم صلی علی محمد وعلی آل محمد وبارک وسلم اور ایک تسبیح یا کریم پڑھا کریں اگر ہر نماز کے بعد نہ پڑھ سکیں تو کسی ایک وقت میں اکھٹے پڑھ لیا کریں۔

(۸) کھانا کھاتے وقت کسی کی تعظیم کے لیے نہیں اٹھنا چاہیے

(۹) میں حضرات کرام کا جھاڑو بردار ہوں

(۱۰) میرے اور آپ کے مرشد اپنی مثال آپ ہی تھے ان جیسا کوئی نہیں

Scanned with CamScanner

(۱۱) نماز عید، عید گاہ میں اداء کرنی چاہیے

(۱۲) جو نماز نہیں پڑھے گا وہ ہمارا مرید نہیں ہے

(۱۳) عفوو درگزر کرنا اچھا کام ہے

(۱۴) حضرت اعلیٰ کو کسی نے پارس کی گلٹی دی تو آپ نے اسے کنویں میں پھینک دیا اور فرمایا یہ ہمارے لیے راکھ ہے

(۱۵) کسی کے حق میں دعا کرنا کافی ہے۔

○

انه من سلیمان وانه بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

تاریخ وصال حضرت خواجہ غلام معین الدین خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ

از مولوی غلام فخر الدین سیالوی

الوداع اے تکیہ گاہ بیکساں — حضرت خواجہ معین الدین خان

صورتش نقش سلیمانی چو بود — تابع فرماں سراسر انس و جاں

خوبصورت خوبصیرت نوجواں — حیف در فصل بہار آمد خزاں

بود شوال مکرم بست و دو — بست چوں رخت سفر سوئے جناں

سال رحلت فخر ہاتف ایں بگفت — یوسف مصری معین الدین خان

۱۴۱۲ھ

حضرت خواجہ غلام معین الدین خان صاحب

نظامی محمودی سلیمانی تونسوی رحمۃ اللہ علیہ

تحریر مولانا مشتاق احمد صاحب شیخ الحدیث مدرسہ انوار العلوم ملتان

حضرت قبلہ خواجہ غلام معین الدین خان صاحب تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال سے تمام وابستگانِ سلسلہ عالیہ چشتیہ نظامیہ کو دلی صدمہ پہنچا ہے۔ ہر دل نے اس رنج کو محسوس کیا ہے۔ اور ہر زبان پر غم و افسوس کے کلمات آئے ہیں۔ حضرت خواجہ صاحب علیہ الرحمۃ اپنے بزرگوں کی مسند کے وارث اور ان کے اعلیٰ اخلاق کے نمونہ تھے ان میں حضور خواجہ نظام الدین علیہ الرحمۃ کے حسنِ اخلاق کی جھلک نظر آتی تھی۔ وہ اپنے اندر تواضع اور نیاز کا جذبہ رکھتے تھے۔ تکبر اور غرور سے انہیں نفرت تھی۔ اہل محبت، اہل اخلاص لوگوں کو پسند فرماتے تھے۔ وہ علماء کا بے حد احترام کرتے تھے۔ اور انہیں اپنے پاس بڑی عزت و تکریم سے بٹھاتے تھے راقم الحروف کو یاد ہے۔ کہ آپ نے کئی بار مدرسہ انوار العلوم ملتان کے سالانہ جلسوں میں شرکت فرمائی جب بھی انہیں کرسی صدارت پیش کی جاتی تھی وہ انکار فرما دیتے اور علماء کرام سے اونچا بیٹھنا پسند نہ فرماتے اور فرشی نشست پر بیٹھ جاتے۔

تواضع ز گردن فرازاں نکواست

وہ حضرت غزالی زماں علامہ سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی کا بہت احترام فرماتے تھے حضور غزالی زماں کے جنازے میں شرکت فرمائی اور پھر چہلم کے موقع پر بھی تشریف لائے اور دلی محبت کا اظہار فرمایا۔

آپ کو سیاست سے صرف اس حد تک لگاؤ تھا کہ شاید ملک میں نظامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا نفاذ ہو جائے۔اسی جذبے کے پیشِ نظر ایک بار قومی اسمبلی کے الیکشن میں حصہ لیا اور بھاری اکثریت سے کامیاب ہوئے۔

لیکن پھر اسمبلی میں جا کر ان اربابِ اقتدار کے طور طریقوں کو دیکھ کر دل برداشتہ ہوگئے نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے نفاذ کا جذبہ ہمیشہ اپنے والد بزرگوار رحمتہ اللہ علیہ کی طرح ان کے سینے میں موجزن رہا صوم و صلاۃ کی پابندی مشائخ کرام کے وظائف و معمولات پر مواظبت انکی حیات طیبہ میں نمایاں نظر آتی تھی۔ اپنے مریدین متوسلین کو بھی نماز اور شریعت کی پابندی کا درس دیتے اور خود بھی احکام شریعت پر عمل پیرا رہتے۔

تحریک ختم نبوت میں اپنے والد بزرگوار کی طرح ہمیشہ قائدانہ صلاحیتوں کا اظہار فرمایا۔ اور مرزائیت کے خلاف جہاد میں اپنے لاکھوں مریدین کو تیار فرمایا۔ آپ کا حلقہ ارادت پاکستان ہندوستان کابل ایران

Scanned with CamScanner

اور عرب شریف تک پھیلا ہوا ہے۔ آپ سے بارہا ملاقات کا شرف حاصل ہوا ہر بار آپ کے اعلیٰ اخلاق کو دیکھ کر دل بہت متاثر ہوا۔ آپ کی صحت شروع میں بہت قابلِ رشک تھی مگر افسوس کہ چند سالوں سے بیماریوں نے آگھیرا اور اس طرح خاندان سلیمانیہ نظامیہ کا یہ عظیم المرتبت فرزند ہماری نگاہ سے اوجھل ہو گیا۔ دلی دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے مشائخ کرام کے ہمراہ جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور آپ کے صاحبزادگان کرام کو آپ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

Scanned with CamScanner

تاریخِ وصال حضرت خواجہِ خواجگان

حضرت خواجہ محمد ابوالفیض غلام معین الدین خان صاحب

نظامی محمودی سلیمانی تونسوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تحریر نواب دُر محمد خان اسماعیل زئی سکنہ ڈیرہ اسماعیل خان

۲۲شوال بروز اتوار بوقت صبح ۸:۴۸ ۱۴۱۲ھ بمطابق ۲۶ اپریل ۱۹۹۲ء بمقام لاہور شیخ زائد ہسپتال وصال ہوا۔ وہاں سے روانگی برائے تونسہ شریف تقریباً ایک بجے ہوئی تونسہ شریف تقریباً گیارہ بجے پہنچے ریڈیو ٹی۔وی پر حضور کے وصال کا اعلان سن کر کونے کونے سے مخلوق تونسہ شریف پہنچ چکی تھی۔ بوجہ رش بڑی مشکل سے ایمبولنس سے اتار کر وصال گاہ حضور کریم رضی اللہ تعالیٰ عنہ و غسل گاہ حضور نظام پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ لے گئے۔ نماز جنازہ کا وقت دو ۲ بجے رات مقرر کیا گیا۔ بعدازاں غسل کے بعد ۲ بجے آستانہ عالیہ محمودیہ میں جنازہ ہوا بوجہ بہتات عوام و عقیدت منداں رش زیادہ تھا۔ لاوڈ سپیکر جنازہ کے لئے استعمال کیا گیا تاکہ ہجوم تک آواز پہنچ سکے۔ آستانہ عالیہ، مسجد شریف، محل، گلیوں میں چھتوں پر خلق خدا کی صفیں تھیں۔ جنازہ سے فارغ ہو کر بوجہ اصرار و استدعا عقیدت منداں عوام کو زیارت کا موقع دیا جائے۔ تو پھر جنازہ (جسد مبارک) روضہ شریف کے قبلہ کی سائڈ والے برآمدہ میں

Scanned with CamScanner

رکھا گیا۔ لوگ آستانہ عالیہ محمودیہ کے جنوبی مشرقی دروازہ سے داخل ہوتے تھے۔ اور چارپائی جنازہ کو ہاتھ لگاتے ہوئے گزرتے تھے۔ یعنی زیارت کر کے گزرتے تھے آستانہ عالیہ کے شمالی دروازہ سے باہر نکلتے تھے تقریباً چار ۴ بج چکے تھے ابھی مخلوق باقی تھی کہ کوشش کی گئی جسد مبارک اپنے اصلی مقام پر پہنچایا جائے بعدازاں بمطابق وصیت سامی تیار تھی جسد مبارک اتارا گیا۔ سامی بند ہوئی۔ اتنے میں صبح کی اذان آگئی اور تدفین مکمل ہوئی۔ چاروں بھائی حضرت خواجہ محمد نصراالمحمود صاحب حضرت خواجہ غلام نظام الدین خان صاحب، حضرت خواجہ غلام اللہ بخش خان صاحب حضرت خواجہ محمد نظام المحمود صاحب و دیگر عزیزواقارب اور شہزادہ صاحبان مہار شریف عقیدت مندان تونسہ شریف نڈھال غمزدہ اور پریشان تھے۔ اللہ تعالیٰ (جل جلالہ) سب کو صبر کی توفیق بخشے (آمین ثم آمین) تاریخِ دستار بندی ۲۸ اپریل مقرر ہوئی اور اعلان ہوا۔

جناب مہاروی حضرات و جناب مولانا صلح گل صاحب مکھڈ شریف کے دست مبارک سے آپ کا غسل ہوا۔ اور غسل بھی جائے وصال گاہ حضور کریم غریب نواز (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) و غسل گاہ حضرت نعیم صاحب نظام پاک (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) پر ہوا۔ اور جنازہ پڑھانے کا شرف و سعادت مندی جناب صلح گل صاحب کو نصیب ہوئی بلکہ یہ

Scanned with CamScanner

سعادت مندی دو تین پشتوں سے کھڈی حضرات کے نصیب میں آ رہی ہے۔ حضرت مولانا محمد دین صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے حضور رحیم پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ و حضور نعیم پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جنازہ پڑھایا تھا۔ بلکہ غسل دینے میں بھی وہ معاون رہے اور یہ شرف ان کو نصیب ہوا۔ بعدازاں حضرت فخر پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت معین پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جنازہ مولانا صالح گل صاحب کو پڑھانے کا شرف ہوا غسل مبارک میں بھی معاون رہے۔ بلکہ اپنے دست مبارک سے دیا۔

بعدازاں بمطابق اعلانِ دستار بندی مورخہ ۲۴ شوال المکرم ۱۴۱۲ھ بمطابق ۲۸ اپریل ۱۹۹۲ء آستانہ عالیہ محمودیہ میں شامیانہ لگایا گیا۔ بعد از نماز عصر آستانہ عالیہ میں حضرات کرام مہاروی حضرات سجادہ نشین صاحب قبلہ عالم کے ولی عہد صاحب و دیگر سب برادری موجود تھے۔ سجادہ نشین آستانہ عالیہ سلیمانیہ اور سجادہ نشین صاحب آستانہ عالیہ رحیمیہ معہ سب برادری موجود تھے۔ عقیدت مندوں سے جو کہ دور دراز سے آئے ہوئے آستانہ عالیہ رحیمیہ کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ ڈیرہ و ملتان سے غلامان بھی حاضرین میں تھے۔ بعد از نمازِ عصر کے بعد دعا ہوئی۔ دعا کے بعد اپنے بزرگ حضرت کی متبرک ٹوپی سر پر بدست مبارک حضرت خواجہ غلام نصیر الدین صاحب نے جو مجلس میں بزرگ ترین تھے پہنائی اور اس پر

Scanned with CamScanner

دستار مبارک نانا صاحب حضرت خواجہ غلام نصیر الدین صاحب نے ہر دو باتعاون حضرات کرام مہاروی وولی عہد صاحب اور سجادہ نشین صاحب آستانہ عالیہ رحیمیہ نے آپ (حضرت خواجہ غلام نظام الدین خان صاحب) کے سر پر باندھی گئی اور دعا خیر ہوئی۔ سب حاضرین غمزدہ اور پریشان نظر آتے تھے اور سب کی زبان پر حضور والاشان حضرت محمد ابوالفیض خواجہ غلام معین الدین خان صاحب کا ذکر خیر تھا۔ اور پرنم آنکھوں کے ساتھ شہزادگان کے لئے دعا کر رہے تھے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ ان چاروں بھائیوں کو یعنی گلشن نظام پاک رضی اللہ تعالی عنہ کو شاد و آباد رکھے (آمین) اور محمودی باغ میں مسرت اور محبت اور اتفاق ہو آمین ثم آمین

نوٹ: آختتامِ دستار بندی و دعا کے بعد اعلان ہوا کہ چہلم شریف ۲۷ ذیقعد شریف ۱۴۱۲ھ بمطابق ۳۱ مئی ۱۹۹۲ء کو ہوگا۔ بعد نماز عصر ختم شریف ہوگا۔ بعد از دستار بندی تا چہلم شریف درمیانی عرصہ میں لوگ دور دراز سے برائے فاتحہ خوانی آتے رہے شہزادہ صاحبان معہ برادران حضرت محمد نصرالمحمود صاحب سجادہ نشین دربار عالیہ رحیمیہ ہر وقت موجود رہے۔ اور ہر ایک غلام اور تعلق داران کو بڑی نوازش سے نوازا۔ اور ہر جمعرات پر کافی تعداد یعنی ۷ دیگ پلاؤ۔ ۷ دیگ زردہ شہزادہ

صاحبان سجادہ نشین صاحب حضرت خواجہ محمد نصر المحمود صاحب شہزادہ
حضرت خواجہ غلام نظام الدین خان صاحب و شہزادہ حضرت خواجہ غلام
اللہ بخش خان صاحب شہزادہ حضرت خواجہ محمد نظام المحمود صاحب
مذکورہ اپنی موجودگی میں اپنے دست مبارک سے باقاعدہ تقسیم فرماتے
تھے۔ ان دنوں میں اکثر وہ صاحبان بھی جو جنازہ میں شرکت فرماتھے۔
اور علاوہ ازیں باقی صاحبان جو اس سے رہ گئے تھے بڑے حاضر ہوتے
رہتے۔ اس دوران ایک دن صبح شہزادہ حضرت خواجہ صاحبزادہ غلام اللہ
بخش خان صاحب جب ناشتہ پر تشریف فرما تھے۔ فرمایا کہ بابا سائیں کا
ارادہ تھا کہ خدا مجھے ساتواں حج نصیب کرے۔ سات کے لفظ سے آپ کو
بڑی انسیت تھی محض اس لئے کہ حضور نعیم پاک (نظام پاک) رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کا وصال مبارک سات چاند کو ہوا اور اسی سات کی وجہ سے آپ
یعنی حضرت خواجہ محمد ابوالفیض خان صاحب ہر چاند کو ساتویں شریف
کرتے رہتے تھے۔ ساتویں کو بڑی اہمیت اور محبت سے دیکھتے اسی فرط
محبت سے آپ نے فرمایا کہ ساتواں حج مبارک ہو جائے چنانچہ آپ کے
اسی ارادہ کی تکمیل کے لئے حضرت شہزادہ غلام اللہ بخش خان صاحب
نے فرمایا کہ میں باباسائیں کے لئے ساتواں حج کرتا ہوں۔ بھائی نے نیک
ارادہ کی معاونت کی اور تیاری ہو گئی آپ اسی وقت یعنی حضرت خواجہ

Scanned with CamScanner

محمد نصرالمحمود صاحب سجادہ نشین و خود حضرت شہزادہ غلام اللہ بخش

خان صاحب برائے منظوری اسلام آباد تشریف لے گئے حضرت

شہزادہ غلام نظام الدین خان صاحب یہاں رہے۔ کیونکہ لوگوں کی کافی

آمد و رفت برائے فاتحہ خوانی تھی لوگوں کے علاوہ آپ کے نانا صاحب

حضرت خواجہ غلام نصیرالدین صاحب بھی ہر ہفتے بدھ کو تشریف لاتے

اور جمعرات کو خیرات تقسیم ہونے کے بعد واپس تشریف لے جاتے

بڑی محبت انس اور بزرگانہ شفقت فرماتے تھے۔ اور ساتھ فرماتے

تھے "معین میرا معشوق تھا۔ اور ہمارے خاندان کے چشم و چراغ اور

باعزت باوقار تھے جن سے سب کی عزت تھی" بلکہ ایک دفعہ آپ نے

فرمایا کہ سجادہ نشین دربارِ سلیمانیہ خواجہ عطاء اللہ صاحب نے مجھے خود کہا

ہے کہ وہ ہماری عزت اور پہچان تھے۔ جس سے ہم محروم ہو گئے ہیں۔

ہر جمعرات پر عموماً مہاروی صاحبان میں سے بھی اکثر حاضر ہوتے رہتے

تھے۔ ڈیرہ و ملتان و دیگر علاقوں سے لوگ آجایا کرتے تھے۔ یہ سب ان کا

مقام اور شان کی وجہ تھی یہی وجہ تھی کہ آپ کے وصال کا اعلان پاکستان

ریڈیو کے علاوہ ریڈیو افغانستان ریڈیو سعودی عرب اور بی بی سی نے بھی

اعلان کئے جن کی وجہ سے باہر دور دراز سے بھی تعزیت نامے ان اطلاعوں

اور اعلانات کی وجہ سے وصول ہوئے۔ بلکہ صدرِ پاکستان کے تار کے علاوہ

Scanned with CamScanner

خطوط بھی ہمدردی اور تعزیت کے موصول ہوئے وزیر اعظم صاحب کا تعزیت نامہ وصول ہوا دیگر بہت سے اکابرین، وزیر وزراء کے بھی موصول ہوئے۔

بہر حال حضرت خواجہ غلام اللہ بخش خان صاحب کی درخواست حج منظور ہو گئی۔ اور ان کے ساتھ عبد الحنان خان خاکوانی اور ملک احمد یار سکنہ مہار شریف بھی تیار ہو گئے۔ کیونکہ مشیت ایزدی کی منشاء یہی تھی تو سب درخواستیں منظور ہو گئیں۔ اور اکٹھی تیاری ہو گی۔ چنانچہ وقت چہلم نزدیک آ گیا۔ ایک دو دن قبل سے عقیدت مندان کا ہجوم ہونے لگ گیا۔ شہزادہ صاحبان نے بہت بڑا اہتمام خیرات کیا جس میں اتنی مخلوق آئی کہ بوقت نماز بھی مسجد میں جگہ نہ تھی چھتوں پر بھی لوگ تھے نماز عصر 5.30 پر ہوئی پھر سب مخلوق آستانہ عالیہ میں جمع ہو گئی آستانہ شریف کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ حضرت نانا صاحب و حضرات مہاروی صاحب سب اور حضرات تونسہ شریف موجود تھے ڈیرہ اور ملتان سے بھی بہت بڑی حاضری ہوئی۔ ہر معزز عقیدت مند حاضر تھا ختم شریف حضرت صاحبزادہ غلام نظام الدین خان صاحب نے خود پڑھا حضرت صلح گل صاحب بھی موجود تھے۔ اس کے بعد میوہ مٹھائی نیاز تقسیم ہوئی اور اعلان ہوا کہ بعد از نماز مغرب روٹی کھا کر ہر ایک کو اجازت ہے۔ روٹی ضرور

کھانیں ختم شریف کے فوراً بعد حضرت خواجہ غلام اللہ بخش خان صاحب

معہ عبدالحنان خان ملک احمد یار برائے ملتان روانہ ہوئے گئے ان کو

پہنچانے کے لئے حضرت شہزادہ محمد نظام المحمود صاحب بھی ساتھ کراچی

گئے۔ حضرت سجادہ نشین محمد نصر المحمود صاحب اور حضرت صاحبزادہ

غلام نظام الدین خان صاحب یہاں موجود رہے کیونکہ مہمانوں کا ہجوم و

روٹی کا انتظام تھا حضرت صالح گل صاحب اسی وقت ساتھ ہی روانہ

ہوگیا۔ کیونکہ وہ حج پر جا رہے تھے۔ اور ایک جہاز ملتان سے پکڑا تھا۔ بعد از

نماز مغرب محل پر طعام کا انتظام تھا۔ ساری مخلوق کو بیک وقت طعام دیا

گیا ساری چھتیں بھری ہوئی تھیں۔ بفضل تعالیٰ اچھا گزر گیا اسی اثنا میں

ڈیرہ اسماعیل خان سے فون آیا کہ سردار عبدالحی خان صاحب کی ہمشیرہ

فوت ہوگئی ہیں۔ اس سلسلہ میں حضرت خواجہ محمد نصر المحمود صاحب اور

حضرت خواجہ غلام نظام الدین خان صاحب ڈیرہ گئے اور دوسرے دن

جنازہ اور تدفین سے فارغ ہو کر واپس ہوئے بلکہ راستہ میں سوآگ شریف

فاتحہ دیا اور آج بروز منگل وار برائے عرس پاک قبلہ عالم صاحب چشتیاں

شریف و مہار شریف روانہ ہوئے اور آپ کے ہمراہ شیخ محمد مکرم

صاحب و محمد فیاض خان خاکوانی بھی تھے علاوہ ازیں اور بھی تھے۔ اور

خواجہ حافظ جمال صاحب بھی ہم سفر تھے۔ واپسی بعد از اختتام عرس پاک

Scanned with CamScanner

ہو گئی۔ حضرت مسعود صاحب مہاروی بھی برائے جنازہ ڈیرہ آ گئے۔ اور ساتھ ہی واپس تونسہ شریف آئے اور اکٹھے چشتیاں شریف روانہ ہوئے۔ دعا ہے کہ خداوند کریم سفر بخیریت گزرے اور بخیریت لوٹیں۔ (آمین ثم آمین)

Scanned with CamScanner

مردِ حق شناس

تحریر احمد علی معینی تونسوی

حضرت خواجہ ابوالفیض غلام معین الدین خان صاحب نظامی محمودی سلیمانی تونسوی قطب مدار غوث الاعظم محبوب الرحمٰن خواجۂ خواجگان سلطان المشائخ ثانی حضرت خواجہ غلام نظام الدین محمودی سلیمانی کے چھوٹے صاحبزادے تھے۔ آپ اپنے والد ماجد کے عاشق تھے۔ آپ کے والد ماجد فرمایا کرتے تھے "معین خان میرا عاشق ہے" آپ اپنے والد ماجد کی ظاہری و باطنی تصویر تھے۔ آپ کی طبیعت میں شروع ہی سے فقر و استغنا، رعب دبدبہ، حق گوئی و بے باکی، جود و سخاوت، شان و شوکت، خوش طبعی اور متانت سنجیدگی کا عنصر غالب تھا۔ آپ کلمہ حق بلند کرنے میں بڑے بے باک تھے۔ ۱۹۸۴ء میں آل پاکستان مشائخ کانفرنس جو کہ اسلام آباد میں ہوئی اس کانفرنس میں خطاب کرتے ہوئے کہا تھا۔ "خدارا اسلام اسلام کر کے ہمیں صرف خوش ہی نہ کریں بلکہ ہمت اور جرأت کے ساتھ اسلامی قوانین نافذ کریں اور خود بھی اسلامی قوانین پر عمل کریں" یہ شان تو شاہوں کے بھی در پر نہیں دیکھی اللہ رے اس مرد حق اگاہ کا کردار آپ کی طبیعت مبارک عرصہ دو سال سے ناساز تھی لیکن شوال المکرم میں آپ کی طبیعت زیادہ ناساز ہو گئی علاج کے لئے شیخ زائد ہسپتال لاہور میں تشریف لے گئے چند دن کے بعد چمن محمودیہ کے اس شگفتہ پھول نے بروز اتوار ۲۲ شوال المکرم ۱۴۱۲ھ بمطابق ۲۶ اپریل ۱۹۹۲ء کو بوقت 8.55 بجے کر اپنی جان مبارک جان افریں کے سپرد کی۔

Scanned with CamScanner

ابیات بروفات حسرت آیات حضرت خواجه

غلام معین الدین خان نظامی محمودی

سلیمانی نوراللّٰه مرقده

ازفقیر محمود سدیدی سلیمانی

حضرت خواجه معین ابن نظام — سلسله چشت را فخرِ تمام

رحلتے فرمودچوں سوئے جناں — آنشهِ خوباں محبوبِ زماں

حورغلماں گفته کای صد مرحبا — چشم ما روشن زتو دل شادِما

اُوبخواب ناز حقا در عدن — لیک پژمرده زہجرس ایں چمن

چهره اش پُر نُور چورُوی نظام — منعکس دروی ہمه خوی نظام

حکمرانی کرده بر دلها چُناں، — خاکپائش سُرمهِ چشمِ جہاں،

چُوں به محفل جلوه گربُودے مُعیں — من نگویم خلق میگوید ہمیں،

که دراں محفل درخشاں می بُدے — ہمچوبرگنبدِسما روشن مہے

آه آں محفل ہنوزازتیرگی، — مانداز یارانِ مَه یاراں تہی،

گربه پُرسی سالِ ترحیلِ جناب — اندریں یک بیت دریابی جواب

بیست دوم روزیکشنبه شوال — دوبه ده صد چارده سنِ وصال

از سدیدی تحفه اتحافِ سلام — درحضورِ شه معینِ ابن کرام،

○

نذرانہ عقیدت

خواجہ خواجگان معین الدین — پیر خلد آشیاں معین الدین

رہبر ناقصاں کرم پرور — نازش عرشیاں معین الدین

Scanned with CamScanner

منقبت معین ملت

حضرت خواجہ غلام معین الدین خان صاحب رحمتہ اللہ علیہ

از قلم سید عنصر شاہ بخاری

تھئے خوب رقم صاحب انوار دا سہرہ
سوہنا ہے سلیمان دے دلدار دا سہرہ

فردوس توں پھل پاک مودت دے منگا تے
وچ تار دے گل لالہ تے نرگس کوں سجا کے

ہر پھل ایندا کونین دے بنرے توں ٹہا کے
شاعر نے کیتے پیش وڈے پیار دا سہرہ

شادی ہے میڈے خان دی جنت دا سماں ہے
بلبل دی نظر گل تے ہے گلزار نہاں ہے

شہزادیں دی اکھ مست توں اج نور عیاں ہے
سنڑ دے جو بیٹھن با ہے وفادار دا سہرہ

توفیق جڈاں تھئی ہے عطا شاہ امم توں
گل پھل میکوں مل گئن اتھائیں باغ ارم توں

تیار جیرھا تھیا ہے شاعر دے قلم توں
سمجھو متاں ایں سہرے کوں بازار دا سہرہ

اج گلشن ہستی دے بہاریں دا ہجوم
ایں ڈسدے جیویں خاک تے تاریں دا ہجوم

چو گردیں وفا دار زواریں دا ہجوم
کیا خوب ہے فطرت دے ایں گلزار دا سہرہ

اج شاد قلم ڈسدا ہے قرطاس تے وہ کے
بن مست گیویں اہل ادب خاک تے بہہ کے

قدسی دی اتھاں آئن اتھاں عرش توں لہہ کے
مرقوم جیویں تھیا ہے کہیں اوتاد دا سہرا

محمود دا مونجھا اے کڈاہیں باغ نہ ہووے
ایں باغ دے وچ کوئی زغن زاغ نہ ہووے

کہیں برگ ثمر شاخ تے کوئی داغ نہ ہووے
ہے سبز سدا حق دے طلبگار دا سہرہ

گلزار ادب ذوق دے ہر شجر ثمر کوں
بلبل کوں عنادل کوں تے نرگس دی نظر توں

دانش کو سخن سنج کوں ہر اہل خبر کوں
مطلوب ہے عنصر جئیں قلمکار دا سہرا

یہ منقبت پیر بھائی غلام یٰسین معینی تونسوی نے عنایت کی ہے

Scanned with CamScanner

منقبت

معین الملت ودین حضرت خواجہ غلام معین الدین خان
نظامی محمودی سلیمانی تونسوی رحمتہ اللہ علیہ

از قلم محمد یعقوب نظامی تونسوی

نقشہ بڑا سوہنا لگے تیری مزار دا
سک نال ڈہدا رہ گیا قیدی پیار دا

بابے دے قدماں بیٹھ ہے سوہنا تیڈا مقام
تائیں تے وڈا احسان ہے پروردگار دا

دم نال زندہ بن ایویں تونسے دیاں رونقاں
ہر حال وچ حامی رہیا حق دی پکار دا

دل بے قرار کوں اتھاں تسکین آ گئی
شربت پلا گیا ساکوں چشتی بزار دا

چشتی نظامی تے سلیمانی معین الدین
وکھرا مزاج ہا سوہنے من ٹھار یار دا

حضرت نظام پاک دی تصویر عین ہا
سامان ہا او دوستو روح دی قرار دا

والی شہر دا رج روائی خلقت تمام کوں
مونجھا ڈسے چہرہ میکوں ہر شہردار دا

سرحد اتے پنجاب سندھ سرحد دے پار وی
اے پیر سارے ملک دا کابل قندھار دا

میڈے کیتے چالیسواں چالی برس دا ہا
آ حال سوہنا ڈیکھ ونج اپنے بیمار دا

صدقہ نبی ﷺ دی ذات دا ہیں تے ہووے کرم
صدیقؓ عمرؓ عثمانؓ علیؓ حیدر کرار دا

رو نہ نظامی زندہ ہے حضرت معینؒ خان
مل یار پوسی شوق رکھ سائیں دے دیدار دا

Scanned with CamScanner

مرثیہ بحضور مرشدی

حضرت خواجہ غلام معین الدین خان صاحب نظامی محمودی تونسوی رحمتہ اللہ علیہ

نتیجہ فکر: حامد دین حامد بزدار

وابکیتنی عن الفراق یا معین ــــ ھیا باسل الالہ انت یاوتین

الاودعتک کل عین بعبرۃ ــــ لقد علا بکاء علیک والرنین

وعینی کشلال بسیلان دماعی ــــ فیبکی علیک العام ایضاً والقطین

اریٰ سائر الجلاس دامعاً وباکیاً ــــ فان کبار والحساکل حزین

فما احسن الزمان اذکنت بیننا ــــ لعلی رآک مرۃ ایا دفین

ونم فی ظلال نظام و محمود ــــ بروح مضت علی فراقک سنین

فبت فی جوار الجدود بالغربۃ ــــ ھناک بینھم فانت لھم قرین

وابلیت حین العیش فی ذکر خالق ــــ فنرجو علی کسبک انک امین

1۔ اے معین خان رحمتہ اللہ علیہ اے اللہ کے شیر آپ نے مجھے فراق سے رلایا ہے۔

2۔ آگاہ رہو! ہر آنکھ نے آپکو اشکباری سے الوداع کہا آپ کے وصال پر گریہ اور غمگین آواز بلند ہوئی۔

3۔ میری آنکھیں آنسو بہانے میں آبشار کی طرح ہیں۔ آپکی (فرقت) میں عوام الناس اہل خانہ نوکر چاکر (سب) روتے ہیں۔

4۔ میں تمام ہمنشینوں کو گریہ کناں اور اشکبار دیکھتا ہوں۔ بلاشبہ بڑے چھوٹے سب غمگین ہیں۔

5۔ کیسا اچھا دور تھا! جب آپ ہمارے درمیان رونق افروز تھے اے چھپنے والے! اے کاش ایک مرتبہ میں تجھے دیکھ لیتا۔

6۔ خواجگان نظام و محمود (رحمتہ اللہ علیہا) کے چھاؤں میں سکون کے ساتھ آرام کرو، (ان حضرات کو) آپ سے بچھڑے ہوئے سالہا سال گزر گئے ہیں۔

7۔ اپنے آباء واجداد کے پڑوس میں رات بسر کرو۔ آپ ان کے مابین اجنبی نہیں ہیں۔ آپ تو ان کے ساتھیوں (رشتہ داروں) میں سے ہیں۔

8۔ آپ نے اپنی تمام زندگی ذکر اللہ میں گزار دی۔ ہمیں امید ہے کہ آپ اپنے اعمال صالحہ پر مطمئن ہیں۔

Scanned with CamScanner

فذلكت من ترجمة:

سلطان المشائخ الشيخ معين الدين تونسوی

تحریر منظور احمد مفتی بجامعۃ قاسم العلوم ملتان

هو معين الدين بن فخر چشتيه نظاميه الشيخ نظام الدين بن خواجه محمد محمود السنى الحنفى الچشتى احدالعلماء الكاملين و عبادالله الصالحين نورالله مرقده

ولد فى بلدة تونسه فى عام ١٣٥٨ھ

وكان نقى اللون طويل القامة والكن ليس بالطويل بل احسن الجسم بعيد ما بين المنكبين وكان فى وجهه تدوير وادعج العنين والا الجبهة وعظيم الهامة اقنى العرنين شثن الكفين والقدمين ونشأ فيها حتى بلغ سن الشعور وافتح التعليم مع اخه الاكبر فخرالاماثل الشيخ فخرالدين فى جامعة المحمودة المحموديه من اساطين علمائها وتعلم علم الفارسى والصرف من الاستاذالشيخ خالقداد گورمانى واخذ الفنون المختلفة عن شيخ المنطق والفلسفته الشيخ عبدالستارشهلانى وقرأ الحديث على امام الحديث فى زمانه وزبدة الاتقياءفى عصره و صدرالمعلمين بجامعة المحمودة

Scanned with CamScanner

الشيخ مولانا خان محمد نورالله مرقده و قرأ عليه من

التفسير البيضاوى و جلالين. ومن الفقه الهدايه و شرح

الوقايه والكنز الدقائق. و من الصول الفقه التوضيح والتلويح

و مسلم الثبوت. و نور الانوار مشكوة المصابيح وصحيح

البخارى والمسلم و جامع الترمذى و سنن ابى داوٗد

والنسائى وابن ماجه وموٗطين لامام مالك و امام محمد و

معانى الآثار . والشمائل للترمذى وغيرذلك

من كتب التصوف والكلام وكان على قدم السلف فى

الزهدوالعبادات و ملازماً للاواردولاذكار و حصل فيها مهارة

تامة وفاز على مراتب العلياحتى اجازة المشائخ الچشتية و

والدہٗ الشريف فى طريقة الچشتية العالية المباركة بل انتهت

اليه رياسة چشتية ولم يخلق فى تونسه بعده احد.

ويقوم الليل ويلازم النوافل ويواظب على الجماعة و

حضورالمسجد. وانتفع بمجالسه و صحبة خلق

كثيرلايحصون كثرتهم من العلماء والعامة وله حظاً وافراً من

الحسن الظابرة والباطنه واشتاق الى زيارة الحرمين

الشريفين فرحل اليهامراراً وفازلبسعادة الحج والعمرة

Scanned with CamScanner

ذلک فضل الله یؤتیه من یشاء الخ

وحصل له ذلک النسبته بواسطته جده الاعلی الشاه محمد سلیمان التونسوی من سلطان الهند السید معین الدین السنجری الچشتی نورالله مرقده فی سلسلة الچشتیة المبارکة وجری فی نسله شرافته العلمیة والعملیه فی سائر الزمان حتیٰ آلان و ختم الجودة والکرامة علی الشیخ معین الدین رحمه الله وکان للقرآن تالیا وعن المیل نائیا وعن الفحشأ ساهیاً وعن المنکر ناهیاو بدینه عارفاًبل عالماً و من الله خائفاً وباللیل قائماً وبالنهار صائماً ومن دنیاه سالماً وعلی عدل البریة عازماً وبالمعروف آمراً والیه صائراً و فی الاحوال شاکراً والله فی الغد والدواج ذاکراً و نفسه بالمصالح قاهرأ وکان من الذین اذا انفقوالم یسرفواولم یقتر واوکان بین ذلک قواماً ورأیته اشد حبا للعاقبة وانصح للعامة وکان من المحبین المتواضعین الذین یرحمون الیتیم والمسکین ویبغضون الخأنین المتکبرین.حلیفاللاسلام و ملاذالضعفأ و معقل الحنفاوکان فی الشدة والرضأ مشکوراً ولله فی کل وقت وآوان ذکوراً وقد علابصراً بالامور ونظراً

Scanned with CamScanner

بالعواقب وقدزانه علم. قدتلاشت الاحساب عند ذكر فضيلة و تباعدت الانساب عند فخر عشيرته وكان عالماً صالحاً زاهداً جواداً كريماً كانه كان ازهد فی الدنيا وارغب فی آلاخرة وقدذهب بوفاةحظه من العلم كانه مصداق قوله عليه الصلواة والسلام

ان الله لايقبض العلم انتزاعاً ينتزعه من الناس ولكن يقبض العلم بقبض العلماء متفق عليه وقد غلب بعده الظلمة على اهل الوطن حتى لايرىٰ ضوء فی المستقبل رحمه الله رحمة واسعة

وقد مات لثمان بقين من شوال المكرم ۱۳۱۲ھ من الهجرة النبوية على صاحبها الصلواة والسلام وله قريباً من ثلاث و خمسين سنة وصلى عليه مولانا صالح گل مكهڈوی و دفن بجوار والده الشريف فی البقعة المحمودية رضی الله ثم ارضاه

Scanned with CamScanner

سلطان المشائخ

الشیخ خواجہ معین الدین تونسوی

رحمۃ اللہ علیہ مختصر سوانحعمری

آپ کا نام نامی اسم گرامی معین الدین ہے آپ فخر چشتیہ نظامیہ حضرت خواجہ الشیخ نظام الدین علیہ الرحمۃ بن خواجہ محمد محمود علیہ رحمۃ کے فرزند ہیں، آپ مذہب کے پکے سنی اور مسلک کے حنفی اور مشرب کے چشتی ہیں، آپ عالم با عمل بہت نیک صالح بزرگ ہیں اللہ تعالیٰ آپ کی مرقد منور فرمائے

آپ کی ولادت ۱۳۵۸ھ میں تونسہ مقدسہ میں ہوئی آپ کی رنگت پاکیزہ روشن، قددراز خوب نہ بہت دراز نہ چھوٹی حسین جسم فراخ اور وسیع الصدر تھے چہرہ نورانی مدور گول آپ کے حسین چہرہ میں خوش نما گولائی تھی آنکھیں سرمگین پیشانی فراخ ہاتھ کی ہتھیلیاں اور قدم گوشت سے بھرے تھے۔

آپ نے اسی مبارک شہر میں پرورش پائی جب سن شعور کو پہنچے تو اپنے بڑے بھائی فخر الاماثل حضرت خواجہ شیخ فخر الدین علیہ الرحمۃ کے ساتھ مدرسہ محمودہ محمودیہ میں پڑھنا شروع کیا اور مدرسہ عالیہ کے معتمد اساتذہ سے فنون کی کتابیں پڑھیں چنانچہ فارسی نظم اور صرف مولانا

Scanned with CamScanner

خالقداد گرمانی رحمتہ اللہ علیہ سے پڑھی جو کہ اس فن میں مہارت تامہ رکھتے تھے اور مختلف فنون کی کتابیں اور منطق فلسفہ مولانا عبدالستار شہلانی سے اور کتب حدیث شریف مدرسہ محمودیہ کے صدر المعلمین الشیخ مولانا خان محمد نور اللہ مرقدہ سے پڑھیں جو کہ اپنے زمانے کے امام الحدیث تھے آپ نے ان سے تفسیر بیضاوی اور جلالین شریف فقہ سے ہدایہ شرح وقایہ کنزالدقائق اور اصول فقہ میں سے نور الانوار توضیح تلویح نور الانوار مشکوۃ شریف صحیح بخاری صحیح مسلم جامع ترمذی سنن ابی داؤد والنسائی ابن ماجہ مؤطا امام مالک مؤطا امام محمد معانی الآثار اور شمائل ترمذی وغیرہ پڑھیں۔ اس کے علاوہ تصوف اور علم الکلام پر بھی آپ کو عبور حاصل تھا۔

زہد اور عبادت میں اپنے اسلاف کرام کے نقش قدم پر تھے اذکار و اوراد کے پابند تھے آپ اس میں مہارت تامہ حاصل کر کے مراتب علیا پر فائز ہو چکے تھے یہاں تک کہ آپ کو والد گرامی اور مشائخ چشت سے طریقہ عالیہ مبارکہ چشتیہ میں مطلق اجازت حاصل ہو گئی بلکہ ریاست چشتیہ آپ پر انتہا ہوئی اور آپ جیسا آپ کے بعد تونسہ مقدسہ میں کوئی نہیں۔

رات کو قیام کرتے نوافل میں مشغول رہتے اور نماز با جماعت پر مواظبت فرماتے مسجد میں حاضر باش آپ کی مجالست اور صحبت سے بے

Scanned with CamScanner

شمار معتقدین فیضیاب ہوئے اور نفع پایا آپ کو حسن ظاہری اور حسن باطنی سے حفظ وافر میسر ہے آپ کو حرمین شریفین کی زیارت کا بہت شوق تھا اور کئی بار حج اور عمرہ کی سعادت حاصل کی

ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء الخ

اور یہ نسبت آپ کو اپنے جد اعلیٰ حضرت خواجہ الشاہ محمد سیمان تونسوی رضی اللہ عنہ کے بواسطہ سلطان الہند خواجہ غریب نواز خواجہ معین الدین اجمیری رضی اللہ عنہ سے حاصل ہوئی۔ علمی اور عملی شرافت ہر زمانے میں آج تک اس خاندان عالی شان میں جاری اور ساری ہے۔ سخاوت اور کرامت انہیں پر ختم ہے آپ قرآن مجید کی تلاوت پر پابند شہوات نفسانی سے دور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر سختی سے پابند تھے۔ دین کے عارف بلکہ عالم اللہ سے خائف رات میں قائم اور دن کو صائم دنیا سے سالم عدل و انصاف کے عازم ہر حال میں شاکر صبح شام ذاکر اچھی باتوں کے آمر اپنے آپ کو نیکی پر قابو میں رکھنے والے تھے اور خرچ میں درمیانہ رو تھے نہ زیادہ خرچ کہ اسراف ہو نہ ضرورت سے کم آپ حسن عاقبت کے بہت زیادہ محب تھے اور لوگوں کی خیر خواہی اور نصیحت میں قدم بڑھا کر رکھتے تھے۔

آپ متواضع یتیموں مسکینوں پر رحم کرنے والے۔ خائنوں اور

Scanned with CamScanner

متکبروں کو ناپسند کرتے تھے۔ اسلام کے حلیف، ضعیفوں کے ملجا و ماویٰ، دکھ سکھ میں صابر شاکر ہر وقت اللہ کے ذاکر بصیرت میں آپ بلند اور انجام کی بہترین سوچ رکھنے والے تھے، علم کی زینت سے آراستہ و مزین آپکی فضیلت کے ذکر کے وقت تلاشت الاحساب (دوسری بلند ذات والے معمولی دکھائی دیتے تھے) اور آپ کی خاندانی فخر کے وقت تباعدت الانساب: دوسروں کی نسب میں زمین و آسمان کا فرق تھا آپ عالم، صالح، سخی، زاہد اور کریم تھے، دنیا سے رو گردان اور آخرت کے زیادہ راغب اور طالب تھے آپ کے رحلت فرمانے سے علم کا بہت بڑا حصہ اٹھ گیا گویا کہ آپ اس ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مصداق تھے۔

اللہ تعالیٰ علم کو چھین نہیں لیتا کھینچ نہیں لیتا لیکن علماء کی روح قبض کرنے سے علم قبض فرماتا ہے ۱۲ متفق علیہ

آپ کے چلے جانے سے ہم وطنوں پر ایسا اندھیرا چھا گیا کہ مستقبل میں اجالا نظر آنے کو نہیں اللہ تعالیٰ جل جلالہ آپ پر ہمیشہ ہمیشہ رحمت کی برسات برساتا رہے آپکی وفات ۲۲ شوال المکرم ۱۴۱۲ ھ کو ہوئی عمر تقریباً ۵۳ سال تھی مولانا صالح گل مکھڈوی نے نماز جنازہ پڑھائی رات اڑھائی بجے نماز جنازہ میں شرکت کرنے والوں کا بہت زیادہ اژدھام تھا اور اپنے والد گرامی کے جوار میں روضہ محمودیہ کے سایہ میں مدفون ہیں۔

Scanned with CamScanner

مختصر کوائف زندگی خواجگان تونسہ شریف

حضرت خواجہ شاہ محمد سلیمان تونسوی رضی اللہ تعالی عنہ

آپ بمقام گڑگوجی 1183 ھجری میں پیدا ہوئے۔ اور آپ کا وصال 7 صفر المظفر 1267ھ میں ہوا۔ آپ کا مقبرہ تونسہ شریف میں ہے۔ آپ حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رضی اللہ تعالی عنہ کے مرید وخلیفہ ہیں۔

حضرت خواجہ اللہ بخش کریم تونسوی رضی اللہ تعالی عنہ

آپ حضرت خواجہ گل محمد تونسوی ابن حضرت خواجہ شاہ محمد سلیمان تونسوی کے ہاں 1241ھ میں متولد ہوئے۔ آپ کا وصال 29 جمادی الاول بروز سنیچر بوقت بعد نماز صبح 1319ھ کو ہوا۔ اور آپ کا مقبرہ روضہ سلیمانیہ کے اندر شرقی جانب ہے۔

حضرت خواجہ حافظ محمد محمود رحیم تونسوی رضی اللہ تعالی عنہ

آپ 27 شعبان المعظم 1281ھ میں پیدا ہوئے۔ اور 13 ربیع الآخر کی شب منگل 1348ھ کو آپ کا وصال پر ملال قادر پور ملتان میں ہوا۔ تونسہ شریف میں علیحدہ روضہ مبارک میں مدفون ہیں۔ آپ کے فرزند ثالث حضرت خواجہ غلام نظام الدین محمودی سلیمانی آپ کے جانشین ہوئے۔

حضرت خواجہ غلام نظام الدین محمودی سلیمانی تونسوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ کی ولادت باسعادت 2 جمادی الآخر 1326ھ بمطابق 2 جولائی 1908ء کو ہوئی۔ اپنے والد ماجد کے مرید و خلیفہ ہیں۔ 7 صفر المظفر منگل کی شب کو 1385 ھجری میں آپ کا وصال ہوا۔ اپنے والد ماجد کے ساتھ روضہ محمودیہ کے اندر شرقی جانب آپ کی مزار ہے۔ آپ کے دو صاحبزادے تھے 1۔ حضرت صاحبزادہ غلام فخر الدین صاحب ان کا وصال 9 جمادی الاول 1399ھ کو ہوا روضہ محمودیہ کے اندر غربی جانب آپ کا مزار ہے۔ آپ کے دو فرزند ہیں حضرت صاحبزادہ خواجہ محمد نصر المحمود صاحب اور حضرت صاحبزادہ خواجہ محمد نظام المحمود صاحب۔

2۔ حضرت خواجہ غلام معین الدین خان صاحب رضی اللہ تعالی عنہ

آپ کی ولادت باسعادت 16 شعبان المعظم 1358ھ کو تونسہ شریف میں ہوئی۔ خلافت آپ کو اپنے والد ماجد سے عطا ہوئی۔ بروز اتوار 22 شوال المکرم 1412ھ کو لاہور میں آپ کا وصال ہوا۔ اپنے والد ماجد کے قدموں میں آپ کی مزار پر انوار ہے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ عزوجل نے چار صاحبزادے عطا فرمائے حضرت صاحبزادہ خواجہ محمد فیض المحمود خان صاحب حضرت صاحبزادہ خواجہ غلام نظام الدین خان صاحب حضرت صاحبزادہ خواجہ غلام اللہ بخش خان صاحب حضرت صاحبزادہ خواجہ علم الحق خان صاحب۔ پہلے اور چوتھے صاحبزادے آپ کی زندگی میں وصال پا گئے۔ حضرت صاحبزادہ خواجہ غلام نظام الدین خان صاحب کی ولادت یکم ربیع الآخر 1385ھ میں ہوئی۔ اپنے والد ماجد کے مرید و خلیفہ ہیں۔ حضرت صاحبزادہ خواجہ غلام اللہ بخش خان صاحب 6 محرم الحرام 1388ھ میں متولد ہوئے۔ اور آپ کو خلافت اپنے والد ماجد سے عطا ہوئی دونوں بھائی خلیق و مہربان ہیں۔

Scanned with CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سلسلہ چشتیہ نظامیہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

اے خداوندا تو ذاتِ کبریا کے واسطے ۔ رحم کر مجھ پر محمد مصطفیٰ ﷺ کے واسطے

میں ہوا ہوں سخت زار اس بند محنت میں اسیر ۔ کھول دے مشکل میری مشکل کشا کے واسطے

خواجہؒ بصری حسن کا نام لاتا ہوں شفیع ۔ شیخ عبدالواحد اہل بقا کے واسطے

فضل کر مجھ پر طفیل خواجہؒ ابن عیاض ۔ شاہ ابراھیم بلخی بادشاہ کے واسطے

حضرت خواجہؒ حذیفہ کیلئے ٹک رحم کر ۔ پھر ہبیرہ بصری صاحب ہُدیٰ کے واسطے

خواجہؒ ممشاد کی خاطر میرا دل شاد کر ۔ شیخ ابو اسحاق قطب چشتیا کے واسطے

خواجہؒ ابدال احمد بو محمد مقتدے ۔ خواجہ بو یوسف صاحب صفا کے واسطے

خواجہؒ مودود حق اور خواجہؒ حاجی شریف ۔ خواجہ عثمان اہل اقتدا کے واسطے

والیٔ ہندوستان خواجہ معین الدین حسن ۔ شیخ قطب الدین قطب الاتقیاء کے واسطے

کام کر شیریں طفیل خواجہ گنج شکر ۔ اور نظام الدین محبوب اولیاء کے واسطے

دل کو روشن کر طفیل شاہ نصیر الدین چراغ ۔ اور کمال الدین کمال اصفیا کے واسطے

دور کر ظلمت سراج الدین و دنیا کے لیے ۔ اور علم الحق والدین علم الہُدیٰ کے واسطے

حضرت محمود راجن سرور دنیا و دیں ۔ اور جمال الدین جمال صاحب صفا کے واسطے

شیخ حسن محمد اور خواجہ شیخ محمد کے طفیل ۔ حضرت یحییٰ مدنی مقتدیٰ کے واسطے

فضل کر مجھ پر طفیل شاہ کلیم اللہ ولی ۔ اور نظام الدین مقبول خدا کے واسطے

دین و دنیا کا وسیلہ پیر عالم فخر الدین ۔ خواجہؒ نور محمد رہنما کے واسطے

Scanned with CamScanner

حضرت خواجہ سلیمان دو جہان کے دستگیر ۔۔۔ قبلۂ حاجات و کعبہ مدعا کے واسطے

بخش دے میری خطا اے مالک ارض و سما ۔۔۔ حضرت خواجہ اللہ بخش محبوب خدا کے واسطے

حضرت محمود عالم صاحب خلق جمیل ۔۔۔ مقتدیٰ و مہتدیٰ صاحب حیا کے واسطے

حضرت محمود عالم بلبل گلزار چشت ۔۔۔ بحر علم و معدنِ جود و سخا کے واسطے

حضرت محمود عالم سرور دنیا و دین ۔۔۔ مخزن زہد و شرع صاحب صفا کے واسطے

حضرت محمود عالم منبع تسلیم و رحم ۔۔۔ بارضاؤ باوفاؤ باعطا کے واسطے

حضرت محمود عالم دستگیر دو جہاں ۔۔۔ جن و انس و ہم مالک ارض و سما کے واسطے

حضرت محمود عالم رہنماء گمرہان ۔۔۔ فریادرس عاجزاں ہم بانوا کے واسطے

پاک خطہ ہو نظام مصطفےٰ سے شاد کام ۔۔۔ شاہ نظام الدین رہبر و رہنما کے واسطے

پیر پیراں حضرت خواجہ معین الدین خان ۔۔۔ رحم ہم پر بادشاہ اولیاء کے واسطے

خداوند بر غلامانِ سایہ اش رابسط دار ۔۔۔ تا قیامت خواجگان چشتیا کے واسطے

بخش دے اپنی محبت قطع کر دے ماسوا ۔۔۔ جملگی پیرانِ شجرہ چشتیا کے واسطے

سرور عالم کی سب امت کی برلا ہر مراد ۔۔۔ اپنے سارے انبیاء و اولیاء کے واسطے

◎

الٰہی بکربت و غربت خاک راہ دردمندان سلیمان

عاقبت ۔۔۔ بخیر گرداں ۱۲ آمین

ملنے کا پتہ:

اجمیری کتب خانہ پیر پٹھان روڈ ملتان

مکتبہ چشتیہ محمودیہ نظامیہ نزد مسجد و آستانہ محمودی بازار تونسہ شریف

Scanned with CamScanner